بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلافت احمدیہ نے غریب احمدی کو کیا دیا ؟؟؟

اس بات کا احاطہ کرنا کہ احمدیہ خلافت نے دنیا کو کیا دیا ایسا ہی ہے جیسے کوئی ذولو قبیلے Zulu tribe کے ممبر سے پوچھے کہ اچھا بھائی یہ تو بتاؤ تمہاری بادشاہت نے دنیا کو کیا دیا؟ یہ سوال ہی بجانہ ہو گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس خلافت نے ان بیچارے قسمت کے مارے احمدیوں کو کیا دیا جو امام مہدی اور مسیح موعود کے دکھاوے میں آکر خلافت کے نام پر اس لعنتی بلائے دمشق کا شکار ہو گئے۔

احمدی عمائدین تو چھوٹتے ہی عبدالسلام اور ظفراللہ خان کو پیش کر دیتے ہیں۔ ان دونوں دنیاوی طور پر قد آور شخصیات کا اِنکار تو نہیں پر سوال پھر وہی رہتا ہے۔ کہ آخر غریب احمدی نے کیا پایا کیا کھویا ماسوائے نسل در نسل در در کی ٹھوکرے کھانے کے۔ کبھی جماعت کے اندر کبھی جماعت کے باہر۔ کبھی ایک ملک میں اسائلم تو کبھی دوسرے ملک میں۔

مغرب میں بسنے والے لوگ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ اگر کسی غریب کا بیٹا، پسماندہ کونسل کے گھروں میں پلا بڑھا کوئی بچہ بڑا کام کر دکھاوے یا کوئی اولیمپک میں گولڈ میڈل وغیرہ ہی لے لے۔ تو دیکھتے ہی دیکھتے پورے کے پورے غریب ٹاؤن اور borough کا نقشہ ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کی کامیابی کو دوسروں کیلئے ایک مثال کے طور نہ صرف پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ اُس کی کامیابی کو کلید بنا کر دوسرے less advantage لوگوں کو motivate بھی کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ایک سے کئی پیدا ہو جاتے ہیں۔۔۔

ایک چھوٹی سی جماعت میں نہایت ہی غربت میں پیدا ہوا شخص جو بجلی سے جلتے ہوئے قمقمے اُس وقت پہلی بار دیکھتا ہے جب وہ FSC میں تعلیم حاصل کرنے لاہور آتا ہے۔ جو یہ لکھتا ہے کہ اگر ہندوستان کی تقسیم سے پہلے اُس کا تعلیمی وظیفہ انگریز سرکار منظور نہ کرتی تو وہ آج اس مقام پر نہ ہوتا۔ جھنگ کے اندھیروں میں پلنے والا یہ شخص سٹیون وائن برگ اور ردر فورڈ کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ اور فزکس کا نوبل پرائز حاصل کرتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قدر چھوٹی سی نہایت ہی پسماندہ جماعت پر نہایت ہی منظم کے امیر جماعت نے اتنی عظیم کامیابی کو کس طرف استعمال کیا؟ بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ کس طرح ہڑپ کیا؟ سلام کی کامیابی کو جماعت کے پسماندہ لوگوں میں کس طرح اُجاگر کیا گیا اور اس کامیابی سے کونسے دوررَس نتائج تعلیمی میدان میں اَخذ کرنے کے لائحہ عمل تیار کئے گئے۔ دوررَس تعلیمی نتائج تو کیا خاک نکلنے تھے اس خلافتی ٹولے نے سلام کی کامیابی کو محض خلافت سے والہانہ محبت پیدا کرنے کیلئے استعمال کیا اور سادہ لوح احمدیوں کو یہ سائنسی سبق پڑھایا کہ سلام کی کامیابی کا راز خلافت احمدیہ سے وابستگی کے سوا کچھ نہیں۔ یہ سائنسی نکتہ آج بھی اکیسویں صدی میں پڑھایا جاتا ہے۔

افسوس صد افسوس اس جماعت نے سلام کے نوبل پرائز کو پاکستان میں محض اپنے سیاسی مقاصد کے حصول اور مغرب میں سٹیٹس سمبل کے طور پر استعمال کیا۔ اور بیچارہ غریب احمدی محض اپنے آقاؤں کی دعاؤں کا متمنی ہی بنا رہا۔ بیچارے غریب احمدیوں کے ساتھ تو وہ سلوک کیا گیا جو سندھ کے وڈیرے اور پنجاب کے جاگیر دار اپنے مزاروں کے ساتھ کرتے ہیں۔ اُنہیں صرف اطاعت کے نغمے سکھائے گئے۔ اُن کی گردنوں کو جھکا دیا اور جس نے سر اُٹھایا اس کو دوسروں کیلئے نشان عبرت بنا دیا گیا۔ یہ خلافت ہی کی برکات ہیں کہ آج ان احمدیوں کا کوئی خدا نہیں سوائے خلیفہ وقت کے۔ جس پر کرم کی نظر پڑھ گئی اُس کو نواز دیا۔ یہ خلافت ہی کی برکات ہیں کہ آج ایک ماں یورپ میں اسائلم پہ ہے تو باپ ربوہ میں اس کے کیس کے پاس ہونے کا منتظر ہے۔ بچے کسی اور ملک میں سسک رہے ہیں۔ خاندانوں کے خاندان اور نسلوں کی نسلیں بیمار کر دی گئیں پر اگر کسی کو آنچ نہ آئی تو وہ خاندان خلافت ہے۔

ایک احمدی جتنا جلتا ہے، کڑہتا ہے اور جتنا مرتا ہے یہ خلافتی خاندان اُتنا ہی خوشحال ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی تکلیف میں اور اطاعت کا دم بھرتا ہے۔ جماعت کو نذرانے اور چندے پیش کرتا ہے اور تکلیف کے عالم میں اپنی وابستگیوں کو خلافت سے مضبوط کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک غیر مبایعی تکلیف کے عالم میں مزید اپنے ربّ کے حضور جھکتا ہے، مزید صدقے و خیرات کرتا ہے۔ تا وہ اپنے رب کو خوش کر سکے بالکل اس طرح جیسے ایک خلافتی اپنے حضور کو خوش کرنے کے جتن کرتا ہے۔

احمدیوں اپنی آنکھیں کھولوں اتنا سونا ٹھیک نہیں ہے۔ جب دن کا اُجالا نکل آتا ہے تو کھڑکیوں اور دروازوں پر پڑے تاریکی کے پردوں کو کھینچ دیا جاتا ہے تا رُوشنی کی کرنیں تاریک کمروں میں داخل ہوں۔ اور تمہارے اندر ایک نئی توانائی پیدا کریں۔

سورہ استخلاف کے تحت یا۔۔۔ فیصلہ خود فرمائیں

آیئے اس حقیقت پر ذرا غور کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے پر کیسے ؟؟؟

ہم دیکھتے ہیں جب گھر میں بچے کی ولادت ہوتی ہے اور نیا مہمان آتا ہے تو ماں اپنے نا سمجھ بچے کو جو عقل و بلوغت سے دور ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر سمجھاتی ہے۔ کہ بیٹا اللہ میاں آئے تھے اور بچہ دے کر چلے گئے۔ اور نا سمجھ بچہ اس کو ایسا ہی سمجھتا ہے جیسے اس کو سمجھایا جاتا ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو ہمارا یقین بھی تو یہی ہے۔ جو بچہ ایسے تعلقات سے پیدا ہوتا ہے جو میاں بیوی کے درمیان شریعت اسلامیہ کے تحت طے پاتے ہیں تو ان تعلقات کے پروان چڑھنے سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس میں خدا کی رضا اور تائید شامل ہوتی ہے۔ اور اس عطا کو منجانب اللہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں ایسا بچہ شریعت اسلامیہ کی رُو سے جائز کہلاتا ہے۔

اب اگر ایک اور بچہ ایسے تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جو خفیہ اور محض ایک بند کمرے میں انجام پاتے ہیں۔ اور شریعت اسلامیہ کے تحت انجام پذیر نہیں ہوتے تو ان تعلقات کے پروان چڑھنے سے پیدا ہونے والا بچہ ناجائز کہلاتا ہے۔ کیونکہ اسلام خفیہ اور ڈھکے ہوئے تعلقات سے نہایت ہی سختی سے منع فرماتا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ بچہ بھی اسی خدا کی مرضی اور اُذن سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

اب ہم احمدیہ خلافت پر ذرا غور کرتے ہیں۔ حضرت حکیم نورالدینؓ کا انتخاب ان چالیس مومنین پر مشتمل انجمن نے کیا تھا جس کو اختیار امام مہدی علیہ اسلام نے دیا تھا۔ لہذا آپ خدا کے بنائے ہوئے ایسے ہی خلیفہ تھے جو اُس بچے کی مانند تھے جس کی پیدائش کا عمل اسلامی اصولوں کو مد نظر رکھنے کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔۔

اس طرح یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خلیفہ اوّل خدا کے قائم کردہ تھے اور آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا۔ کیونکہ آپ کا انتخاب کھلم کھلا شریعت اسلامی اور حضرت بانئے جماعتؑ کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کے قوانین وضوابط کے تحت ہوا تھا۔

آپ کے بعد آنے والی محمودی خلافت بھی خدا ہی کی قائم کردہ خلافت ہے۔ پر چونکہ طرز انتخاب نہ صرف جدا گانہ تھا بلکہ اسلام اور احمدیت کے قائم کردہ اصولوں کے بھی سراسر منافی تھا۔ لہذا اس خلافت کی مثال اس ناجائز بچے کی مانند ہو جاتی ہے جو ایک بند کمرے میں خفیہ تعلقات کے نتیجے میں پیدا ہوا ہو۔ اور جس کی پیدائش کے عمل میں شریعت اسلامیہ کو یکسر پس پشت پہ ڈال دیا گیا ہو۔ تو یقیناً ایسا خلیفہ ناجائز ہی کہلائے گا۔

اگر ایک بند کمرے میں خفیہ تعلقات کے نتیجہ سے پیدا ہونے والا بچہ ناجائز کہلاتا اور امامت کے لائق بھی نہیں ٹھہرتا ہے تو ایک بند کمرے میں خفیہ کاروائی کے نتیجہ میں بننے والا خلیفہ کس طرح بنی نوع انسان کیلئے ہدایت کا سرچشمہ بن سکتا ہے۔۔۔ ہے نا سوچنے کی بات ؟؟؟

والسلام۔۔۔ احمد

۹؍ جنوری ۲۰۱۶ء